Issue Paper on Right to Education

بلوچستان میں 25-A کا عملی نفاذ

مالی وسائل کا تخمینہ

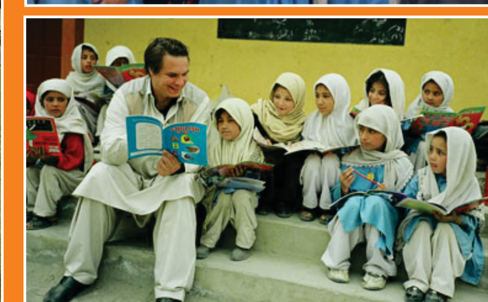

I-SAPS
Informing Policies, Reforming Practices
Institute of
Social and Policy Sciences

الف اعلان
Alif Ailaan

بلوچستان میں A-25 کا عملی نفاذ

(مالی وسائل کا تخمینہ)

1.0 تعارف

پاکستان میں متعارف کرائے گئے تمام دساتیر تعلیم کو بنیادی انسانی حقوق میں شامل کرتے رہے ہیں۔ تمام پالیسی دستاویزات کی رو سے بھی تعلیم کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ آئینی حق تعلیم تسلیم کئے جانے کے باوجود بھی حکومتیں بچوں کو مفت تعلیم دینے میں ناکام رہی ہیں۔ 18 ویں آئینی ترمیم ایکٹ 2010 کے تحت آئینِ پاکستان میں آرٹیکل A-25 کے شامل ہونے کے بعد تعلیم کا حق ایک قانونی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس ترمیم کے بعد 5 تا 16 سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی ریاست کی ذمہ داری قرار پائی ہے۔

آرٹیکل A-25[2] کے مطابق:

"ریاست 5 سے 16 سال کی عمر کے بچوں کو، قانون میں وضع کئے جانے والے طریقہ ہائے کار کے مطابق، مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی"

آئین میں مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی بات تو کر دی گئی ہے تاہم یہ امر وفاقی اور صوبائی سطح پر قانون سازی کا متقاضی ہے۔ یہ قابل بحث ہے کہ اس مقصد کے لئے قانون سازی کس طرح کی جاتی ہے اور اس میں متعلقہ موضوعات کو کس طرح سے ضابطہ قانون میں لایا جاتا ہے۔ آئین کے متذکرہ آرٹیکل نے تعلیم سب کے لیے "EFA" اور "ملینیم ڈیولپمنٹ گول MDG" کے اہداف حاصل کرنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ اب ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ منزل کے حصول کیلئے تمام اقتصادی، قانونی اور تکنیکی مضمرات کو مدنظر رکھ کر غور و فکر کرے تاکہ آئینی تقاضے پورے ہوسکیں۔

ذیل میں صوبہ بلوچستان میں تعلیمی صورتحال اور اعداد و شمار کو سامنے رکھتے ہوئے آرٹیکل A-25 کے عملی نفاذ کے مالی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

2.0 بلوچستان میں تعلیمی صورتحال: ایک جائزہ

2010-11 میں صوبہ بلوچستان کی آبادی 8.939 ملین تھی، جو کہ پاکستان کی آبادی کا 5 فیصد ہے۔ 47 فیصد یعنی 4.201 ملین آبادی خواتین پر مشتمل ہے، صوبے کا مجموعی رقبہ 347190 مربع کلومیٹر ہے جبکہ آبادی کا اوسط تناسب 26 نفوس فی مربع کلومیٹر ہے۔ PSLM 2010-11 کے مطابق صوبہ کی شرح خواندگی (دس سال اور زائد) 41 فیصد ہے (مرد 60 فیصد اور خواتین 19 فیصد)۔ موجودہ حالات میں بلوچستان کو خام شرح داخلہ (Gross Enrollment Rate/GER) اور خالص شرح داخلہ (Net Enrollment Rate/NER) کے معاملے میں سنگین چیلنجز درپیش ہیں۔ اساتذہ کی تعداد، ان کی تربیت، انفراسٹرکچر بشمول کمرہ ہائے جماعت، سکولوں کی تعداد اور بنیادی سہولتیں ضرورت سے بہت کم ہیں۔ ان امور کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2.1 شرح داخلہ (Enrollment Rate)

بلوچستان میں شرح داخلہ پرائمری سطح تک 60 فیصد اور سیکنڈری سطح تک 20 فیصد ہے۔ اس صورت حال کی عکاسی جدول (1) میں کی گئی ہے۔

جدول 1: سطح کے لحاظ سے داخلہ کی شرح

سطح/عمر	آبادی[3]	داخلہ[4]	داخلہ کی شرح
5-16 سال کے بچے			
کل	2,395,049	948,405	40
لڑکے	317,832	584,401	44
لڑکیاں	1,077,267	364,004	34

اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب پرائمری سطح تک بچوں کی شرح داخلہ کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو بچیاں پرائمری سطح تک 34 فیصد پیچھے نظر آ رہی ہیں۔ اسی طرح سیکنڈری سطح تک (چھٹی سے دسویں تک) یہ فرق بڑھ کر 48 فیصد ہو جاتا ہے۔ خام شرح داخلہ کا یہ فرق پرائمری سے سیکنڈری سطح تک 66 فیصد ہے۔ یہ حقائق ظاہر کرتے ہیں کہ اگلی سطح تک پہنچتے پہنچتے سکولوں سے خارج ہونے کا عمل بڑھتا جاتا ہے جس کی روک تھام ضروری ہے۔

2.2 خالص شرح داخلہ (NER)

بلوچستان میں خالص شرح داخلہ 47 فیصد ہے۔ درج ذیل اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پرائمری، مڈل اور سیکنڈری کی سطح پر لڑکوں کی شرح لڑکیوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

جدول.2:کل داخلہ کی شرح

	2010-11
کل داخلہ کی شرح	
پرائمری	47%
لڑکے	56%
لڑکیاں	35%
مڈل	13%
لڑکے	17%
لڑکیاں	7%
سیکنڈری	6%
لڑکے	8%
لڑکیاں	3%

2.3 5-16 سال کی عمر کے سکول سے باہر بچے

بلوچستان میں 5-16 سال کی عمر کے بچوں کی تعداد 2010-11 کے اعداد و شمار کے مطابق 2.395 ملین ہے جس میں 1.077 ملین بچیاں ہیں۔ خالص شرح داخلے کے ماضی کے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ پرائمری سطح تک پانچ سے نو سال کی عمر کے 1.446 ملین بچے سکول سے باہر ہیں۔

اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ دس سال سے زائد عمر کے 58 فیصد بچوں نے کبھی سکول میں داخلہ نہیں لیا۔ لڑکوں میں یہ شرح 39 فیصد اور لڑکیوں میں یہ شرح 80 فیصد تک جا پہنچتی ہے۔

PSLM2010-11 کے مطابق صوبہ بلوچستان میں 32 فیصد آبادی (48 فیصد لڑکے اور 13 فیصد لڑکیاں بعمر دس سال یا زائد) نے پرائمری یا زیادہ درجے کی تعلیم حاصل کی، یہ ظاہر کرتا ہے کہ تعلیم حاصل نہ کر سکنے والوں کی شرح 68 فیصد ہے جس میں 52 فیصد لڑکے اور 87 فیصد لڑکیاں شامل ہیں۔

2.4 سکولوں کی تعداد

اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ سرکاری شعبہء تعلیم میں مڈل، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری برائے طلبا و طالبات سکولوں کی تعداد ضرورت سے خاصی کم ہے۔ آرٹیکل 25-A کے اہداف کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ حکومت تیزی سے کم ہوتی ہوئی سکولوں کی تعداد کے مسئلے کو حل کرے۔ حقائق یہ بتاتے ہیں کہ لڑکوں کیلئے پرائمری اور مڈل سطح تک دستیاب سکول نسبتاً لڑکیوں کے سکولوں کے مقابلے میں زائد ہیں، مزید برآں پرائمری سے اوپر بچیوں کے لئے تعلیمی ادارے اس سے بھی کم ہیں۔

جدول (سوم) میں دی گئی سطح اور صنف کے لحاظ سے سرکاری سکولوں کی تعداد سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ لڑکوں کے ہر مڈل سکول کے نیچے 13 پرائمری سکول ہیں جبکہ لڑکیوں کے سکولوں کی صورت میں یہ شرح 1:7.7 ہے۔

جدول 3 : سطح اور صنف کے لحاظ سے سرکاری سکولوں کی تعداد

صنف	پرائمری سکول	مڈل سکول	سیکنڈری	ہائرسیکنڈری سکول	کل سکول
لڑلے	7,819	592	487	1	8,889
لڑکیاں	2,849	369	176	0	3,394
کل	10,668	961	663	1	12,293

2.5 اساتذہ کی تعداد

اگر ہم اساتذہ کی تعداد کا جائزہ لیں تو اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ بلند سطح پر تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تعداد کم ہوتی چلی جاتی ہے تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ صنف کے لحاظ سے مرد استاد، خواتین اساتذہ سے تعداد میں زیادہ ہیں۔

چارٹ نمبر 1: صنف اور سطح کے لحاظ سے اساتذہ کی تعداد

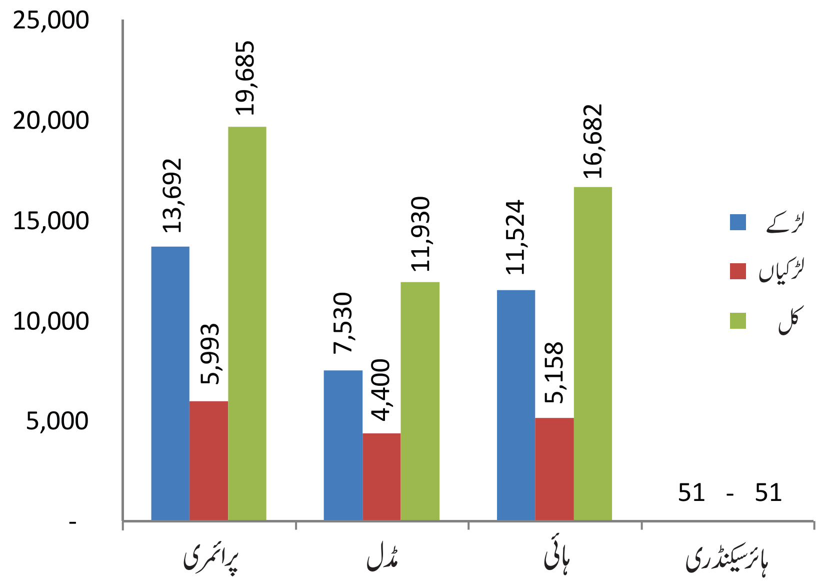

اعداد وشمار یہ بھی بتاتے ہیں کہ اوسطاً ہر پرائمری سکول میں اساتذہ کی تعداد 1.85، ہر مڈل سکول میں 12.4 اور ہر سیکنڈری سکول میں 25.2 ہے جبکہ ہائرسیکنڈری سکول میں اساتذہ کی تعداد اوسطاً 51 ہے۔

2.6 عدم دستیاب سہولیات

بلوچستان کے سکولوں میں دستیاب بنیادی سہولتوں کا جائزہ لیا جائے تو یہ آشکار ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر 6.9 فیصد سکولوں کی چھتیں نہیں ہیں جبکہ 80 فیصد سکولوں کی عمارتیں مرمت طلب ہیں اور 66 فیصد سکولوں کی چاردیواری نہیں ہے۔ اسی طرح 28 فیصد سکول پانی کی سہولت کے بغیر ہیں، 72 فیصد سکولوں میں لیٹرین نہیں ہیں اور صوبے کے 78 فیصد سکولوں میں بجلی کی سہولت بھی موجود نہیں۔

جدول نمبر 4 صوبہ بلوچستان میں پرائمری، مڈل اور سیکنڈری سکولوں میں عدم دستیاب سہولتوں کی تفصیل ظاہر کر رہا ہے۔

جدول نمبر 4: عدم دستیاب سہولتیں

عدم دستیاب سہولتیں	پرائمری سکول	مڈل سکول	سیکنڈری سکول
چاردیواری	7,514(70%)	375(39%)	203(31%)
عمارات	836(8%)	6(0.6%)	4(0.6%)
مرمت کی ضرورت	8,414(78.8%)	835(87%)	604(91%)
بجلی	8,832(83%)	579(60%)	168(25%)
بیت الخلا	8156(76%)	445(46%)	226(34%)
پاینے کا پانی	3,022(28%)	257(27%)	126(19%)
کل	10,668	961	663

3.0 تعلیمی بجٹ کا جائزہ

آرٹیکل 25-A میں متعین کردہ ہدف حاصل کرنے کیلئے درکار وسائل پر گفتگو سے قبل یہ ضروری ہے کہ صوبہ میں تعلیم کے لئے مختص کردہ مالی وسائل کا جائزہ لیا جائے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ دیکھنا بھی اہم ہوگا کہ مختص کردہ وسائل کے استعمال کا رجحان کیا ہے۔

تمام صوبوں کی طرح بلوچستان میں بھی تعلیمی بجٹ 2 سطحوں پر مختص کیا جاتا ہے یعنی صوبائی اور ضلعی سطح پر، سال 11-2010 میں ضلعی اور صوبائی تعلیمی بجٹ 16454 ملین تھا جس میں سے 14796.34 ملین بجٹ برائے جاریہ اخراجات اور 1657.66 ملین ترقیاتی بجٹ تھا۔ سال 12-2011 میں حکومت بلوچستان نے تعلیمی سیکٹر کیلئے 17056.73 ملین بجٹ مختص کیا جس میں سے 89 فیصد جاری اخراجات اور 11 فیصد ترقیاتی اخراجات تھا۔ جدول 5 میں اس کی تفصیل ظاہر کی گئی ہے۔

جدول 5 : (ضلعی اور صوبائی) کل جاریہ اور ترقیاتی تعلیمی بجٹ

	2010-11	2011-12
تعلیمی بجٹ برائے سکول (ضلعی + صوبائی)	16,454.00	17,056.73
جاریہ بجٹ	14,796.34	15,204.06
ترقیاتی بجٹ	1,657.66	1,852.67

2011-12 میں مالی سال 2010-11 کے مقابلے میں جاریہ بجٹ میں 3 فیصد اور ترقیاتی بجٹ میں 12 فیصد اضافہ کیا گیا۔

جدول 6: جاریہ اور ترقیاتی بجٹ برائے تعلیم کی تخصیص کے رجحانات (صوبائی بجٹ)

مالی سال	جاریہ		ترقیاتی	
	روپے (ملین)	تبدیلی (%)	روپے (ملین)	تبدیلی (%)
2007-08	2,072.45		1,955.73	
2008-09	2,231.53	8	2,218.79	13
2009-10	2,804.22	26	2,357.50	6
2010-11	7,020.00	150	2,288.94	-3

مزید برآں جاریہ اور ترقیاتی بجٹ کی تخصیص میں اتار چڑھاؤ اس ضرورت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وسائل کی تخصیص کی مد میں نہ صرف توازن درکار ہے بلکہ اس میں سالانہ اضافہ کی ضرورت بھی ہے۔
ضلعی سطح پر سال 2010-11 میں 10,296.68 ملین مختص روپے کئے گئے جبکہ سال 2011-12 میں اضلاع کیلئے بجٹ میں 11 فیصد اضافہ کیا گیا۔

جدول 7: جاریہ اور ترقیاتی بجٹ برائے تعلیم کی تخصیص کے رجحانات (ضلعی بجٹ)

مالی سال	جاریہ		کل ضلعی تعلیمی بجٹ	
	روپے (ملین)	تبدیلی (%)	روپے (ملین)	تبدیلی (%)
2010-11	10,296.68		10,296.68	
2011-12	11,449.14	11	11,449.14	11

4.0 آرٹیکل A-25 کے عملی نفاذ کیلئے درکار مالی وسائل کا تخمینہ

بلوچستان میں قانون کے نفاذ کیلئے مالی وسائل کا تخمینہ لگانے کیلئے صوبہ کے معروضی حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے درج ذیل بنیادی سوالات اور انکے بالترتیب تناسب کو بنیاد بنایا گیا۔

1- سکول سے باہر طلباء کو سکول داخل کرنے کے لئے فی بچہ سالانہ کتنا خرچ آئے گا؟

2- سکولوں سے باہر بچوں کے دخلہ کی صورت میں کتنے مزید اساتذہ کی ضرورت ہے اور اس پر کتنا خرچ آئے گا؟

3- کتنے اساتذہ کی تربیت کی ضرورت ہے اور اس پر متوقع خرچ کا تخمینہ کیا ہے؟

4- نئے سکولوں اور نئے کمرہ ہائے جماعت کی تعداد میں کتنا اضافہ درکار ہے اور اس پر متوقع خرچ؟

5- سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں فراہم کرنے کیلئے درکار خرچ کتنا ہے؟

4.1 اعداد وشمار کے ماخذ

اخراجات کا تخمینہ لگانے کیلئے تین قسم کے اعداد وشمار کے سیٹ استعمال کئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1- BEMIS کے اعداد وشمار (Balochistan Education Mangement Information System)

2- NEMIS کے اعداد وشمار (National Education Mangement Information System)

3- PSLM سروے کے اعداد وشمار (Pakistan Social Living and Standards Measurement Survey)

تین قسم کے اعداد وشمار کے سیٹ استعمال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اعداد وشمار کا کوئی ایک ماخذ تمام مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کرتا۔ مثال کے طور پر خالص داخلہ شرح کے اعداد وشمار PSLM سے لیے گئے جبکہ درجہ کے حساب سے داخلہ کے اعداد وشمار برائے نجی و سرکاری شعبہ (کنٹونمنٹ اور گیریژن، پاکستان ائیر فورس، پاکستان ریلوے وغیرہ) NEMIS کی رپورٹ سے حاصل کئے گئے ہیں کیونکہ یہ BEMIS کے اعداد وشمار سے دستیاب نہیں تھے۔

4.2 طریقہ ہائے کار برائے تجزیہ (Methodology)

(1) مالی ضروریات کا تخمینہ اس بنیاد پر کیا گیا ہے کہ 16-5 سال کے تمام بچے مفت اور معیاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس مقصد کیلئے مالی سال 11-2010 کو بنیاد بنا کر اگلے پندرہ سال (11-2010 تا 26-2025) کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس مقصد کیلئے صوبہ بلوچستان میں شعبہ تعلیم کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا گیا ہے۔

(2) خام شرح داخلہ کا جائزہ BEMIS کی بنیاد پر کیا گیا ہے، خالص داخلہ شرح کے اعداد وشمار 11-2010 PSLM سے لیے گئے ہیں جبکہ درجہ کے حساب سے داخلہ کے اعداد وشمار برائے نجی و سرکاری شعبہ (کنٹونمنٹ اور گیریژن، پاکستان ائیر فورس، پاکستان ریلوے وغیرہ) کے لئے NEMIS اور BEMIS کی رپورٹوں سے استفادہ کیا گیا۔

(3) سکول سے باہر طلباء کی تعداد BEMIS رپورٹ 11-2010 سے حاصل کی گئی ہے، 16-5 سال کی عمر کے بچوں کی تعداد جو خالص شرح داخلہ (11-2010) کی بنیاد پر اخذ کی گئی ہے، اس کا اگلے 15 سال کا تخمینہ آبادی اور داخلہ کے اعداد وشمار کی بنیاد پر لگایا گیا ہے۔

(4) نئے پرائمری سکولوں کی تعمیر کا تخمینہ لگاتے ہوئے اضافی داخلہ، عدم رسائی کے باعث سکولوں سے باہر بچوں کی تعداد، اور اس سطح پر تعلیم تک رسائی میں بہتری لانے کو بھی مدِنظر رکھا گیا ہے۔

(5) سکولوں کی تعداد مالی سال 11-2010 کو مدنظر رکھتے ہوئے BEMIS کے اعداد وشمار سے حاصل کی گئی اور آنے والے سالوں میں نئے سکولوں کی ضرورت کا تخمینہ اسی بنیاد پر لگایا گیا۔ انہی اعداد وشمار سے ایک سکول میں حاضر طلباء کی اوسط تعداد بھی حاصل کی گئی اور مستقبل کی ضروریات کا اندازہ لگایا گیا۔ اسی طرح سکولوں کی تعداد جن کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے ان کا بھی اندازہ لگایا گیا ہے۔

(6) پرائمری اور مڈل/ ایلیمنٹری سکولوں کی تقابلی شرح 11.1 ہے اور 26-2025 میں یہ شرح 5.8:1 ہو جائے گی۔

(7) مڈل/ ایلیمنٹری سکولوں اور سیکنڈری سکولوں کا تناسب 1.45 ہے اور 26-2025 میں یہ شرح 1.4:1 تک بڑھ جائے گی۔

(8) جہاں تک نجی شعبہ کا تعلق ہے چونکہ نجی سکولوں کو سرکاری فنڈ دینے کی واضح پالیسی موجود نہیں ہے لہذا سال 11-2010 کے مقابلے میں اگلے پندرہ سالوں میں اس مد میں اضافہ 25 فیصد تک رکھا گیا ہے۔

(9) کمرہ ہائے جماعت کی تعداد NEMIS سے حاصل کی گئی ہے اور اسی کی بنیاد پر مستقبل میں اضافی کمرہ ہائے جماعت کی ضرورت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ موجودہ پالیسی کو مدِنظر رکھتے ہوئے بلوچستان میں ہر 35 طلباء کو ایک کمرہ جماعت درکار ہے۔ اسی کو بنیاد بناتے ہوئے مستقبل میں نئے سکولوں کے قیام اور اپ گریڈ ہونے والے سکولوں میں نئے کمرہ جماعت کی تعمیر کیلئے اندازہ لگایا گیا ہے۔

(10) نئے اساتذہ کی تعداد کے متعلق BEMIS کے اعداد وشمار سے مدد لی گئی ہے۔ ان اعداد وشمار میں یہ ظاہر کیا گیا کہ سال 11-2010 میں طلباء/ اساتذہ کی شرح کیا ہے۔ اضافی اساتذہ کی ضرورت 21:1 کو 35:1 کی سطح پر لے جایا گیا ہے۔ اگرچہ عمومی طور پر ملک میں پر 40 طلباء کو ایک استاد فراہم کیا جانا چاہیے، مگر صوبہ بلوچستان کے معروضی حالات کے پیشِ نظر صوبہ میں 35 طلباء کے لئے ایک استاد کا تناسب رکھا گیا ہے۔

(11) پیرنٹ ٹیچر سکول مینجمنٹ کمیٹی، مفت نصابی کتب اور وظائف کے اخراجات کا تخمینہ سال 11-2010 کے ڈیپارٹمنٹ آف فنانس حکومتِ بلوچستان کے اعداد وشمار اور دستاویزات سے حاصل کئے گئے، انہی اعداد وشمار سے مستقبل کی ضروریات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

(12) افراط زر کی شرح 5 فیصد تصور کی گئی۔

(13) حکومتِ بلوچستان کے فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق طلباء، اساتذہ شرح 35:1 ہے جس کو مستند سمجھا گیا ہے۔

(14) تمام اخراجات حکومت کے تعمیراتی نرخوں کے مطابق تصور کئے گئے ہیں لیکن اگر حکومتی نرخوں میں اضافہ ہوتا ہے تو درکار معاشی وسائل میں بھی اضافہ ہوگا۔

(15) یہ فرض کیا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ اضافہ 5 فیصد ہوگا کیونکہ بنیادی پے سکیل کی سالانہ انکریمنٹ کی شرح قریباً یہی ہے۔ مثال کے طور پر ایک سکول کے استاد کی تنخواہ جو ضلعی بجٹ سے ادا ہوتی ہے اس میں 5 فیصد سالانہ اضافے کے بعد اگلے پندرہ سالوں کا تخمینہ لگایا گیا اسی طرح سکولوں کے دیگر اخراجات میں سالانہ 5 فیصد اضافہ ہوگا۔

(16) نااہلی اور کام چوری کی لاگت کا اندازہ نہیں لگایا گیا یہ فرض کیا گیا ہے کہ نااہلی وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جائے گی اور آرٹیکل 25-A میں مقرر کردہ اہداف حاصل ہو جائیں گے۔

4.3 تخمینہ

درج ذیل سیکشن ان ممکنہ اہداف کو حاصل کرنے کا ایک اندازہ ہے جس میں آبادی، داخلہ، اساتذہ کی تعداد، سکولوں کی تعداد، انفراسٹرکچر، بنیادی سہولتیں، فی طالب علم خرچ کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

4.3.1 آبادی

مستقبل کے رجحان کا تخمینہ BEMIS اور NEMIS کے اعداد وشمار کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

چارٹ 2: آبادی کا تخمینہ: **5-16** سال کے بچے

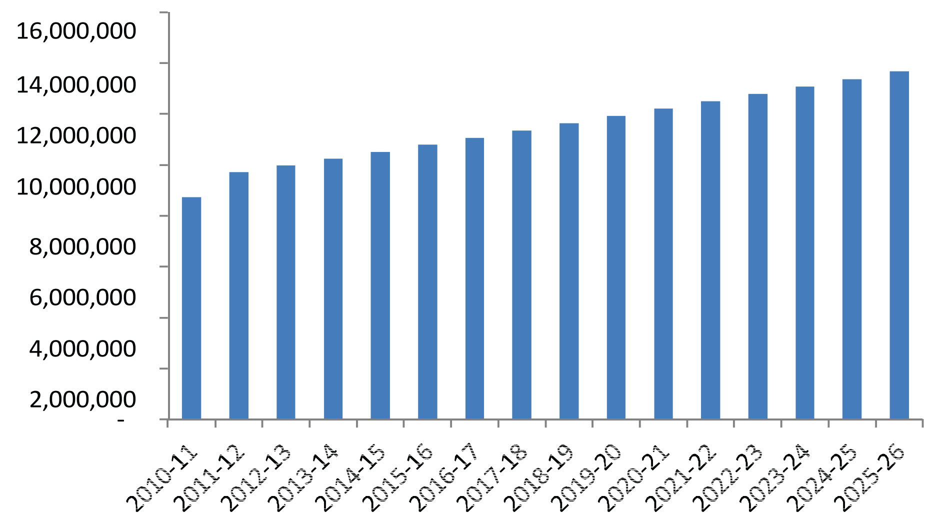

4.3.2 داخلہ

اس وقت پانچ تا سولہ سال کی عمر کے سکول میں داخل شدہ بچوں کی شرح 40 فیصد ہے. سال 26-2025 میں 96 فیصد داخلہ کے حوالے سے مستقبل کے رجحان کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اگلے پندرہ سالوں میں یہ ہدف حاصل کرنے کے لئے سالانہ اوسطاً 42.5 بلین روپے تعلیم کے بجٹ کی مد میں درکار ہوں گے۔

جدول 8: تخمینہ بجٹ

داخلہ کی شرح (5-16)	**مالی سال 11-2010**	**تخمینہ برائے مالی سال 26-2025**
	40%	96%
تخمینہ	اوسطاً سالانہ بجٹ	
26-2025 تک حدف حاصل کرنے کے لئے	42.5 بلین روپے	

بلوچستان حکومت اگر سال 26-2025 تک 96 فیصد خالص شرح داخلہ حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے (26-2025) تک سالانہ تعلیمی بجٹ اوسطاً 42.5 بلین کرنا ہوگا۔

چارٹ3: داخلہ میں اضافے کا تخمینہ

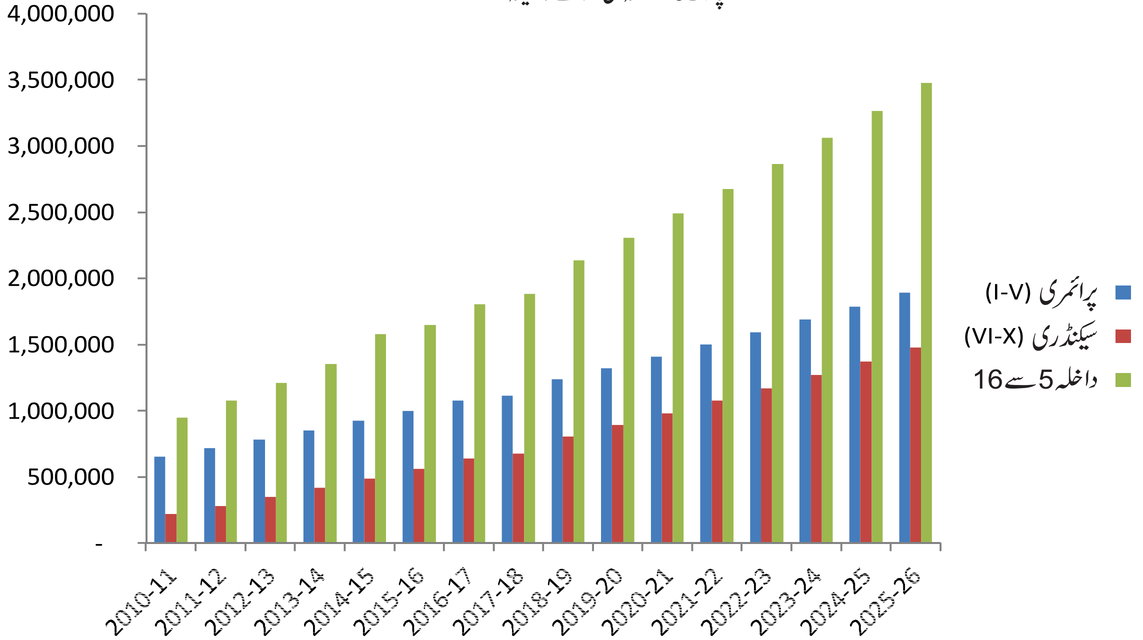

نصابی کتب کی قیمت اور وظائف میں طلباء کی تعداد بڑھنے کے ساتھ درکار مالی وسائل میں مزید اضافہ ہوگا۔

4.3.3 فی طالب علم سالانہ خرچ

یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تنخواہوں میں اضافہ اور اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کے بعد سال 26-2025 تک فی طالب علم لاگت 20,548 ہو جائے گی۔

جدول9: سالانہ فی بچہ تخمینہ

تخمینہ (26-2025)	مالی سال (11-2010)	
20,548	15,873.46	فی بچہ خرچ (سالانہ)

چارٹ 4: سالانہ فی بچہ خرچ

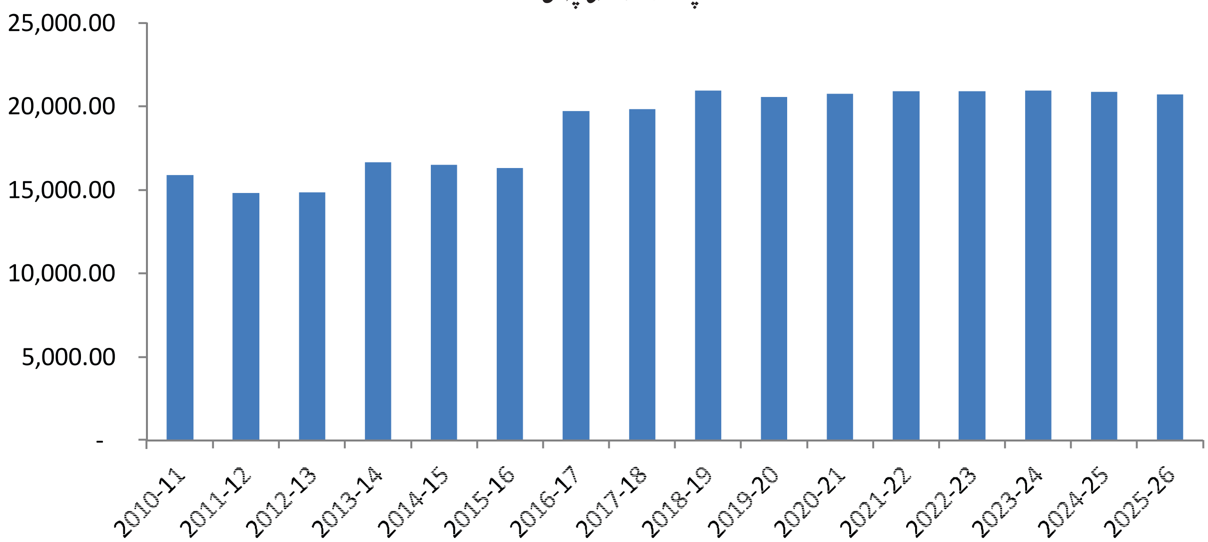

4.3.4 نئے کمرہ ہائے جماعت کی ضرورت

اضافی داخلے اور سکول سے باہر طلباء کے سکولوں میں داخلہ کے لئے سال 11-2010 کی بنیاد پر 26-2025 میں قریباً 60,515 اضافی کمرہ جماعت اور قریباً 3208 اضافی سکول درکار ہونگے۔مزید برآں کمرہ جماعت۔طلباء شرح جو اس وقت 1:33.3 ہے کو بڑھا کر اگلے پندرہ سالوں میں 1:35 تک لانا ہوگا۔

جدول 10: کمرہ جماعت اور سکولوں میں اضافے کا تخمینہ

اضافہ	مالی سال (11-2010)	تخمینہ (26-2025)
کمرہ جماعت	31,022	91,537
سکول	12,293	15,501

4.3.5 بنیادی سہولیات

اس تجزیہ کی اساس اس مفروضہ پر ہے کہ انفراسٹرکچر کی خامیاں اور عدم دستیاب سہولتوں کا معاملہ اگلے دو سال میں حل ہو جائے گا۔اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ تمام سکول جہاں بنیادی سہولتیں دستیاب نہیں ہیں ان کو 15-2014 تک 12.27 ارب روپے درکار ہوں گے۔اس کے بعد وسائل کو نئے سکولوں کی تعمیر اور موجودہ سکولوں کی اپ گریڈیشن کیلئے خرچ کیا جانا چاہیے۔

4.3.6 نئے اساتذہ کی ضرورت

جدول 11 ظاہر کرتا ہے کہ شرح داخلہ میں اضافہ کے نتیجہ میں نئے اساتذہ کی ضرورت سامنے آتی ہے حکومت کیلئے نئے اساتذہ کی بھرتی اور ان کی تربیت اہم ترین چیلنج ہوگا۔

جدول 11: اساتذہ کی تعداد میں اضافے کا تخمینہ

اضافہ	مالی سال (11-2010)	تخمینہ (26-2025)
اساتذہ کی تعداد	48,348	96,227

لہٰذا آرٹیکل A-25 پر عملدرآمد کیلئے اگلے پندرہ سالوں میں 47,879 نئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔اس طرح اساتذہ اور طلباء کے باہمی تناسب کو موجودہ 21:1 سے بڑھا کر اگلے 15 سال میں 35:1 تک لایا جاسکتا ہے۔

چارٹ 5: سکولوں کی سطح پر سالانہ لحاظ سے اساتذہ کی ضرورت

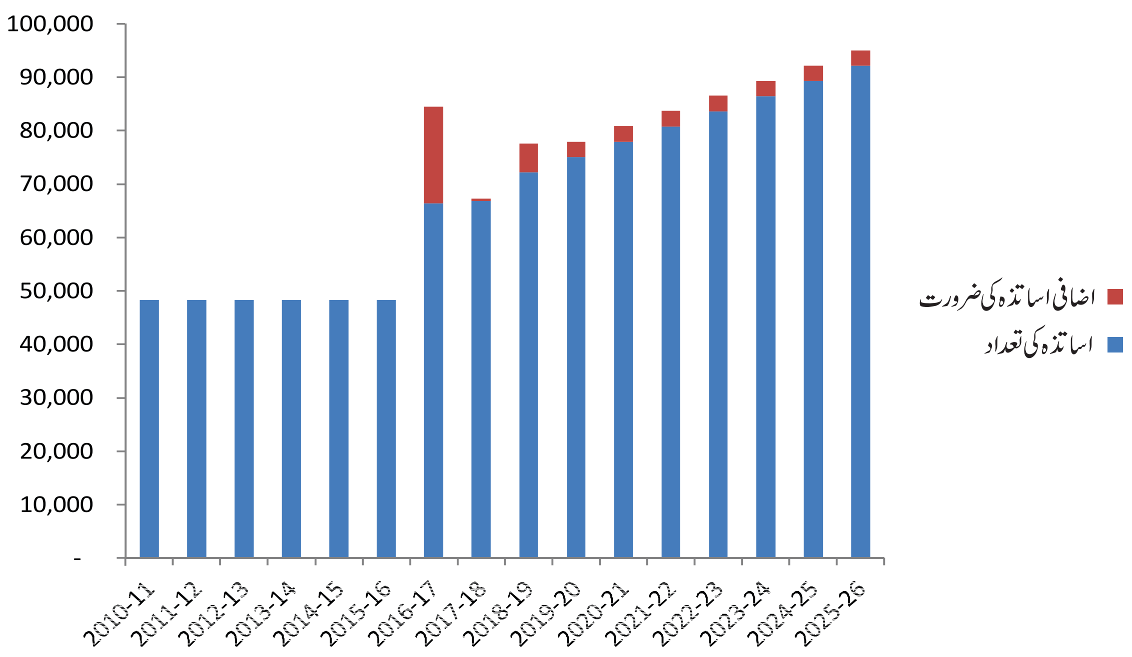

4.3.7 حاضر سروس اساتذہ کی تربیت

معیاری تعلیم کا ہدف حاصل کرنے کیلئے لازم ہے کہ حاضر سروس اساتذہ کو تربیت فراہم کی جائے، بلوچستان میں اساتذہ کے تربیتی پروگرام شروع کئے گئے ہیں جس میں تربیت دینے والوں کی

تنخواہوں پر کثیر بجٹ خرچ ہوتا ہے، اس رجحان کو مدِنظر رکھتے ہوئے مستقبل میں اساتذہ کی تربیت کی مد میں 4832.7 روپے فی استاد درکار ہونگے۔

4.3.8 بجٹ کا تخمینہ

سال 26-2025 تک 96 فیصد شرح داخلہ حاصل کرنے کیلئے سالانہ بجٹ جو کہ 16.54 بلین روپے ہے 26-2025 میں کم از کم 66.8 بلین روپے تک بڑھانا ہوگا۔ تاکہ صوبائی اور ضلعی تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

جدول 12 : ضلعی اور صوبائی تعلیمی بجٹ

	مالی سال (11-2010)	تخمینہ (26-2025)
جاریہ بجٹ (ملین روپے)	14,796.34	57,369.22
ترقیاتی بجٹ (میں روپے)	1,657.66	9,430.90
کل	16,454.00	66,800.13

تخمینہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگلے پندرہ سالوں تک ہر سال تعلیمی بجٹ کی مد میں 42.5 ارب روپے سالانہ درکار ہونگے۔

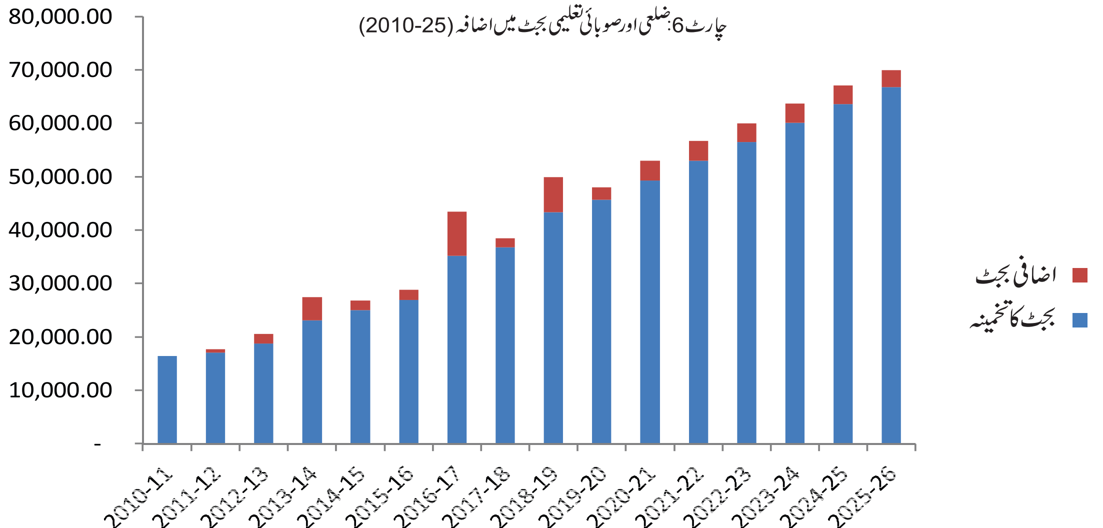

5.0 ماحصل

آرٹیکل A-25 کی ضروریات کے مطابق متوقع وسائل کا تخمینہ 637.6 ارب لگایا گیا ہے تاکہ سال 26-2025 تک 16-5 تک کے 96 فیصد بچے سکول جاسکیں اس میں 539.61 ارب روپے برائے جاریہ اخراجات اور 98.01 ارب روپے برائے ترقیاتی بجٹ ہوگا۔ متعدد بار کی گئی تحقیقات کے مطابق یہ ظاہر ہوا ہے کہ موجودہ نظام دستیاب وسائل کے موثر خرچ کیلئے بھی ناکافی ہیں۔ صوبائی حکومتوں کیلئے لازم ہے کہ وہ سیکٹر پلان بنائیں اور وفاقی حکومت اور بین الاقوامی پارٹنرز کے ساتھ با مقصد تعلق استوار کریں تاکہ آرٹیکل A-25 کے تحت درکار اہداف حاصل ہوسکیں۔ نظام میں نااہلی کی قیمت کا تعین نہیں کیا گیا اگر نااہلی پر قابو پایا جائے تو نظام میں مزید بہتری آسکتی ہے۔ مزید یہ کہ اوپر دیئے گئے تمام تخمینے اس مفروضے پر مبنی ہیں کہ تمام سکولوں میں صرف ایک ہی شفٹ ہے، اگر ایک کی بجائے تمام سرکاری سکولوں میں دو شفٹیں لگائی جائیں تو درکار تعلیمی اخراجات کو مزید نیچے لانا بھی ممکن ہوگا۔

حوالہ جات

1- پہلی قومی تعلیمی کانفرنس سے لیکر اب تک تعلیم کے حوالے سے 10 پالیسی دستاویزات مرتب کی جاچکی ہیں۔ (i) رپورٹ آف پاکستان نیشنل ایجوکیشن کانفرنس۔ 1947 (ii) رپورٹ آف پاکستان نیشنل ایجوکیشن کانفرنس (دوم)۔ 1951 (iii) رپورٹ آف نیشنل کمیشن آن ایجوکیشن۔ 1959 (iv) کمیشن رپورٹ برائے طلباء مسائل و بہبودی 1966 (v) تجاویز برائے نئی تعلیمی پالیسی 1969 (vi) نئی تعلیمی پالیسی 1970 (vii) ایجوکیشن پالیسی 78-1972 (viii) نیشنل ایجوکیشن پالیسی 1979 (ix) قومی تعلیمی پالیسی 1992 (x) قومی تعلیمی پالیسی 2010-1998 (xi) قومی تعلیمی پالیسی 2009۔

2- آرٹیکل A-25 ''قانون کے متعین کردہ طریقہ کے مطابق ریاست پانچ تا سولہ سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی''۔

3- BEMIS کے اعداد و شمار

4- BEMIS 2010-11 رپورٹ سے اخذ شدہ

5- BEMIS 2010-11 (برائے پبلک) اور NEMIS 2010-11 (برائے پبلک و پرائیویٹ) کے اعداد و شمار

الف اعلان
Alif Ailaan

الف اعلان کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ان سب پاکستانیوں کو مُتحد کیا جائے اور بااختیار بنایا جائے جو ملک کی تعلیمی ایمرجنسی کے خاتمے کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تا کہ ہم اپنے بچوں کو حقیقی تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے اس قابل بنا سکیں کہ وہ نہ صرف اپنی انفرادی زندگی میں کامیابی سے ہمکنار ہوں بلکہ قومی زندگی میں بھی اہم کردار ادا کر سکیں۔

مزید معلومات کے لئے:

www.alifailaan.pk, info@alifailaan.pk

I-SAPS
Informing Policies, Reforming Practices

Institute of Social and Policy Sciences

I-SAPS پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ایک قومی ادارہ ہے جو تعلیمی سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کے لیے مختص کئے جانے والے بجٹ اور اسکا استعمال، تعلیم کے لیے کی جانے والی قانون سازی، نجی تعلیمی شعبہ کا انتظام و انصرام وغیرہ شامل ہیں۔

فون نمبر: 111-739-739 | ای میل: main@i-saps.org | ویب سائٹ: www.i-saps.org